ہمسایہ ممالک میں کپاس کی فصل کم ہونے کے باعث ٹیکسٹائل شعبے کا مقامی روئی پر انحصار بڑھ گیا

کراچی چیمبر برائے ٹیکسٹائل صنعت کی رپورٹ کے مطابق 105 ملز میں سے 42 بند ہونے کے خدشے سے دوچار ہیں — برآمدی آرڈروں کی تکمیل متاثر ہونے کا انتباہ

رپورٹ: ثمینہ رحمٰن خٹک ۔ صفحہ 105 کالم 1 تا 3 ملاحظہ کریں

ساحلی شہر میں پہلی خاتون ٹریفک وارڈن تعینات، 18 خواتین کی بھرتی مکمل

ڈیوٹی کے پہلے ہی روز 11 خلاف ورزیوں پر 5 ہزار روپے جرمانہ عائد، ٹریفک پولیس کا خواتین کی شمولیت سے ٹریفک کے رویوں میں بہتری کا دعویٰ

ساحلی شہر کی تاریخ میں پہلی بار خواتین ٹریفک وارڈن نے جمعرات کے روز شہر کے مصروف ترین چوراہوں پر ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ ٹریفک پولیس کے مطابق 18 خواتین پر مشتمل پہلا دستہ صبح 8 بجے سے رات 10 بجے تک 3 شفٹوں میں کام کرے گا۔ ان کی تعیناتی کے پہلے ہی روز 11 خلاف ورزیوں پر 5 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا، جن میں ون وے کی خلاف ورزی، غلط سمت میں موٹر سائیکل چلانے اور ٹریفک اشارے توڑنے کے واقعات شامل ہیں۔

ایس ایس پی ٹریفک ڈاکٹر فرحان صدیقی نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ’’ہمارے تجربے میں یہ بات بارہا سامنے آئی ہے کہ خواتین اہلکار اپنی موجودگی سے ہی ڈرائیوروں کے رویے بدل دیتی ہیں، وہ زیادہ تحمل سے بات کرتی ہیں اور غیر ضروری تصادم کم ہوتا ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ پہلے مرحلے میں بھرتی کی گئی خواتین کو 6 ہفتوں کی خصوصی تربیت دی گئی ہے، جس میں قانون، ابتدائی طبی امداد اور ٹریفک انتظام کے عملی مظاہرے شامل تھے۔

ڈپٹی ٹریفک وارڈن انچارج (ڈی ٹی ڈبلیو) سارہ نعیم نے بتایا کہ ان خواتین کے لیے 12 نئی موٹر سائیکلیں اور 4 گشتی گاڑیاں خریدی گئی ہیں، جبکہ ہر اہلکار کو ایک وائرلیس سیٹ اور باڈی کیمرا بھی فراہم کیا گیا ہے۔ ’’ہمارا ہدف صرف جرمانے جمع کرنا نہیں بلکہ شہریوں کو یہ احساس دلانا ہے کہ قانون سب کے لیے برابر ہے، چاہے روکنے والا مرد ہو یا عورت۔‘‘

تاہم ہر کسی نے اس اقدام کا خیرمقدم نہیں کیا۔ کچھ شہریوں نے سوشل میڈیا پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ خواتین کو ٹریفک کنٹرول جیسی ذمہ داری دینا ان کے ساتھ زیادتی ہے، جبکہ بعض حلقوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ گرمی اور طویل ڈیوٹی کے اوقات میں خواتین اہلکاروں کی کارکردگی متاثر ہو سکتی ہے۔ ڈی ٹی ڈبلیو کے مطابق ان اعتراضات کو سنجیدگی سے لیا جا رہا ہے اور ڈیوٹی کے اوقات کار پر نظرثانی کی جائے گی۔

ڈاکٹر فرحان صدیقی نے کہا کہ ’’ہم کسی کو ناکام ہونے کے لیے نہیں لائے، ہم چاہتے ہیں کہ یہ خواتین مثال بنیں اور کل کو ان کی بیٹیاں بھی اس شعبے میں آنے سے نہ ہچکچائیں۔‘‘ انہوں نے اعلان کیا کہ اگر پہلے مرحلے کے نتائج حوصلہ افزا رہے تو اگلے سال مزید 20 خواتین کی بھرتی کی جائے گی۔ ٹریفک پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ان اہلکاروں کے ساتھ تعاون کریں اور کسی بھی زیادتی کی صورت میں براہِ راست ایس ایس پی آفس سے رابطہ کریں۔

(صفحہ 9، کالم 3 تا 5 ملاحظہ کریں)

ساحلی شہر میں پہلی خاتون ٹریفک وارڈن تعینات، 18 خواتین کی بھرتی مکمل

ڈیوٹی کے پہلے ہی روز 11 خلاف ورزیوں پر 5 ہزار روپے جرمانہ عائد، ٹریفک پولیس کا خواتین کی شمولیت سے ٹریفک کے رویوں میں بہتری کا دعویٰ

ساحلی شہر کی تاریخ میں پہلی بار خواتین ٹریفک وارڈن نے جمعرات کے روز شہر کے مصروف ترین چوراہوں پر ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ ٹریفک پولیس کے مطابق 18 خواتین پر مشتمل پہلا دستہ صبح 8 بجے سے رات 10 بجے تک 3 شفٹوں میں کام کرے گا۔ ان کی تعیناتی کے پہلے ہی روز 11 خلاف ورزیوں پر 5 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا، جن میں ون وے کی خلاف ورزی، غلط سمت میں موٹر سائیکل چلانے اور ٹریفک اشارے توڑنے کے واقعات شامل ہیں۔

ایس ایس پی ٹریفک ڈاکٹر فرحان صدیقی نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ’’ہمارے تجربے میں یہ بات بارہا سامنے آئی ہے کہ خواتین اہلکار اپنی موجودگی سے ہی ڈرائیوروں کے رویے بدل دیتی ہیں، وہ زیادہ تحمل سے بات کرتی ہیں اور غیر ضروری تصادم کم ہوتا ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ پہلے مرحلے میں بھرتی کی گئی خواتین کو 6 ہفتوں کی خصوصی تربیت دی گئی ہے، جس میں قانون، ابتدائی طبی امداد اور ٹریفک انتظام کے عملی مظاہرے شامل تھے۔

ڈپٹی ٹریفک وارڈن انچارج (ڈی ٹی ڈبلیو) سارہ نعیم نے بتایا کہ ان خواتین کے لیے 12 نئی موٹر سائیکلیں اور 4 گشتی گاڑیاں خریدی گئی ہیں، جبکہ ہر اہلکار کو ایک وائرلیس سیٹ اور باڈی کیمرا بھی فراہم کیا گیا ہے۔ ’’ہمارا ہدف صرف جرمانے جمع کرنا نہیں بلکہ شہریوں کو یہ احساس دلانا ہے کہ قانون سب کے لیے برابر ہے، چاہے روکنے والا مرد ہو یا عورت۔‘‘

تاہم ہر کسی نے اس اقدام کا خیرمقدم نہیں کیا۔ کچھ شہریوں نے سوشل میڈیا پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ خواتین کو ٹریفک کنٹرول جیسی ذمہ داری دینا ان کے ساتھ زیادتی ہے، جبکہ بعض حلقوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ گرمی اور طویل ڈیوٹی کے اوقات میں خواتین اہلکاروں کی کارکردگی متاثر ہو سکتی ہے۔ ڈی ٹی ڈبلیو کے مطابق ان اعتراضات کو سنجیدگی سے لیا جا رہا ہے اور ڈیوٹی کے اوقات کار پر نظرثانی کی جائے گی۔

ڈاکٹر فرحان صدیقی نے کہا کہ ’’ہم کسی کو ناکام ہونے کے لیے نہیں لائے، ہم چاہتے ہیں کہ یہ خواتین مثال بنیں اور کل کو ان کی بیٹیاں بھی اس شعبے میں آنے سے نہ ہچکچائیں۔‘‘ انہوں نے اعلان کیا کہ اگر پہلے مرحلے کے نتائج حوصلہ افزا رہے تو اگلے سال مزید 20 خواتین کی بھرتی کی جائے گی۔ ٹریفک پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ان اہلکاروں کے ساتھ تعاون کریں اور کسی بھی زیادتی کی صورت میں براہِ راست ایس ایس پی آفس سے رابطہ کریں۔

(صفحہ 9، کالم 3 تا 5 ملاحظہ کریں)